حافظ محمد اقبال رنگونی

خلیج میں عالمِ اسلام کی ذمّہ داری

خلیج کی جنگ بظاہر اختتام کو پہنچ چکی ہے مگر اس کے اثرات وثمرات کہاں کہاں اور کس کس طرح رونما ہوئے ہیں وہ آہستہ آہستہ منظرِ عام پر آرہے ہیں، امریکہ اور اس کے حواریوں نے عراق وکویت میں قتل وغارت گری کا جو تاریخی بھیانک کھیل کھیلا ہے وہ بھی ساری دنیا پر واضح ہو چکا ہے اسلام اور اہلِ اسلام کے ساتھ غیر مسلم قوتوں کو جو قلبی ودلی بغض وعناد تھا وہ بھی اب آشکار ہو چکا۔ ان سب کے باوجود بھی اگر کوئی اسلامی ملک یا جماعت نہ سمجھے تو پھر اس ملک اس جماعت کا خدا ہی حافظ۔

خلیجی جنگ میں امریکہ بہادر اور اس کے حواریوں کے محرم راز کا کردار کس نے ادا کیا؟ اور کس کس ملک نے مجرمانہ کردار ادا کرنے میں بڑی تندہی اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہ اب کوئی پوشیدہ راز نہیں رہا اہلِ اسلام پر یہ واضح ہو چکا کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والا اور امتِ مسلمہ کو افراتفری میں مبتلا کرنے والا کون رہبر ہے؟ اور وہ کون ہے جس نے اس سارے ڈرامے میں رہزن کا کردار ادا کیا؟ اور ایک ایسی تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے جس کا خمیازہ بہرحال سب اسلامی ممالک بھگتیں گے۔

خلیجی جنگ کے بظاہر اختتام کو پہنچنے کے بعد عراق اس کوشش میں تھا کہ ملکی سطح پر کام کو آگے بڑھایا جائے اور عراقی عوام کے ساتھ جو کچھ دانستہ یا نادانستہ ہوا ہے اس کا کچھ مداوا کیا جاسکے۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ دیکھتے دیکھتے اندرونِ خانہ ایک ایسی گہری سازش اور آفت میں مبتلا ہو گیا کہ ملکی مسائل حل ہونے کی بجائے اور بگڑتے چلے گئے اور آگ کچھ اس طرح بھڑکی کہ سارا عراق اس کی لپیٹ میں آگیا۔

کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ امریکہ بہادر اور اس کے حواریوں کی شرارت ہے یہ ملک کے باہر بیٹھے تماشائی کا کردار کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ عراقی اپوزیشن کو اس کا اب موقع ملا ہے کہ دنیا کو عراقی حکومت کا اصل چہرہ دکھایا جائے۔ بہت کچھ کہا اور سنا جا رہا ہے۔ ہم

نے اس بات کی کوشش کی کہ خود عراقی حکمران اس معاملے میں کیا کہنا چاہتے ہیں اور وہ اس خانہ جنگی میں کس کو مجرم اور ملزم ٹھہرا رہے ہیں۔ اخبارات کے مطالعہ پر یہ بات واضح ہوئی کہ عراقی حکمران اس کی تمام تر ذمہ داری باغیوں اور مخالف گروپوں کے ساتھ ساتھ قریبی ملک ایران پر بھی ڈال رہے ہیں کہ اب امریکہ اپنے پرانے حریف (یا حلیف) کی معرفت عراق پر ایک ایسی مصیبت کھڑی کر رہا ہے جو جنگ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔

تازہ خبروں کے مطابق عراق کے شہر بصرہ، موصل، کربلا، نجف وغیرہ مقامات پر شدید لڑائی جاری ہے اور مخالف جماعتوں نے دعوے کیا ہے کہ ان علاقوں کے ۹۰ فیصد مقامات ان کے قبضے میں ہیں جب کہ عراقی حکومت اپنے تمام وسائل بروئے کار لانے کے لیے ہاتھ پیر چلا رہی ہے۔ مگر انہیں ہوائی طاقت استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ عارضی جنگ بندی کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ ہوائی جہاز استعمال نہ ہو سکے گا۔ (صرف فوجی لانے کے لیے اجازت ہوگی بس) عراق نے اس شرط کی خلاف ورزی کی تھی اور اپنے دو لڑاکا جہاز اڑائے تھے کہ ان میں سے ایک کو نشانہ بنا یا گیا جب کہ دوسرا بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا تاہم عراقی حکمران اپنے مخالف گروپ کو زیر کرنے کے لیے ہر ممکن طریقہ اپنا رہے ہیں

یہ مقام عبرت نہیں تو اور کیا ہے کہ دوسرے ملک پر قبضہ کرتے کرتے اپنے ہی ملک کو سنبھالنا مشکل ہو چلا ہے اور اب ان تمام اختیارات سے ہاتھ دھونے پڑ رہے ہیں جس کے لیے دوسروں کے گریبان پر ہاتھ ڈالا گیا تھا۔

گندم از گندم بروید جو ز جو   از مکافات عمل غافل مشو

ان فی ذلک لعبرۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید ۝

فاعتبروا یا اولی الابصار ۝

ہم یہ عرض کر رہے تھے کہ اس وقت عراق کی حالت انتہائی خستہ ہے قریبی ممالک ایران، اردن، کویت اور سعودی عرب ہیں جن سے موخر الذکر دو ممالک کے ساتھ ہاتھا پائی کر کے دشمنی کا دروازہ کھول دیا اول الذکر دو ممالک میں سے اردن کا اس وقت تک کوئی قابل ذکر ردعمل سامنے نہیں آسکا کہ وہ عراق کی حفاظت اور اس کو خانہ جنگی کی فضا سے نکالنے اور مزید انتشار سے بچانے کے لیے کیا کر سکتا ہے۔

اب رہ گیا۔ ایران، تو بہر حال خانہ جنگی کے شروع ہوتے ہی اس کا ردعمل کچھ اچھا نہ رہا۔

عراقی حکمرانوں کے بقول بجائے مدد کرنے کے اس نے مزید افراتفری میں مبتلا کرنے کی ٹھان لی ہے جب کہ عراق نے اس کے علاقے واپس کر دیئے۔ اس کے قیدی رہا کر دیئے۔ انتہا تو یہ ہے کہ اسے قابلِ اعتماد ہمسایہ سمجھ کر اپنے لڑاکا جہاز اس کے حوالہ کر دیئے۔ اور عراق شاید اس خوش فہمی میں مبتلا ہو چکا یا مبتلا کر دیا گیا تھا کہ اب ایران و عراق کا کوئی مسئلہ یا تنازع نہیں۔ سب کچھ بھلایا جا چکا ہے۔ مگر دیکھنے والے دیکھ رہے تھے کہ عراقی حکمران ایک احمقانہ کھیل کھیل رہے ہیں اور ان کے مشیر انہیں ایک ایسے خاردار جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں سے بچ نکلنا بہت ہی مشکل ہے۔

اب جب کہ جنگ بند ہو چکی۔ عراق اندرونی طور پر شدید اقتصادی، معاشی بدحالی اور خانہ جنگی کا شکار ہے چاہیے تو یہ تھا کہ ایران اس کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھاتا بچے کھچے عراق کی تعمیر میں حصہ لیتا۔ مگر افسوس کہ ایرانی لیڈر اور بہت سے آیت اللہ صاحبان عراق کے خلاف ایک نیا محاذ کھول بیٹھے۔ صدر صدام حسین اور اس کی حکومت کو انتشار سے نکالنے کے بجائے اس کے لیے مزید پریشانیوں کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔

ایران کے مقتدر حکام کی نظر میں صدر صدام حسین کیا ہیں۔ اسے ایران کی سب سے بڑی اور معروف ہستی اور روحانی لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی زبان سے سنیئے جو انہوں نے لبنانی و فلسطینی رہنماؤں سے دورانِ گفتگو کہی۔

"صدام حسین اسلامی تحریک اور مسلم مفادات کے لیے خطرناک ہیں۔" (جنگ ۲۲ مارچ ۹۱ء)

اسی روز کے اخبار میں پاکستان کے شیعہ لیڈر اور تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ کے سربراہ ملّا ساجد نقوی کا غیظ و غضب ملاحظہ فرمایئے۔

"عراق کے حکمران بعث پارٹی کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے اقدام کا ارتکاب کرنے کے بعد اسے امت مسلمہ کے غیظ و غضب کا نشانہ بننے کے لیے تیار ہونا چاہیئے

.... عراقی عوام کو صدام حکومت کی وحشت و بربریت کا سامنا ہے (۲۲ مارچ ۹۱ء)

ایک اور ایرانی رہنما کا مطالبہ بھی پڑھیں:-

ایران کے ممتاز مذہبی لیڈر آیت اللہ موسوی اردبیلی نے عراقی صدر صدام حسین سے کہا ہے کہ وہ اس علاقے کو مزید مصیبت سے بچانے کے لیے اقتدار سے الگ ہو جائیں (ایضاً)

یہ باتیں سعودی عرب، مصر، شام اور دوسرے مسلم غیر مسلم ممالک بھی کرتے رہے۔ ان

کی وجہ سمجھ میں آ رہی تھی کہ وہ عراق کے خلاف ایک فریق تھے۔ اور مدِ مقابل تھے۔ جب کہ ایران غیر جانب داری کا سرٹیفکیٹ لیتا رہا تھا۔ اگر ایران اس وقت عراق کی مدد کرتے ہوئے اسے باغیوں سے نجات دلاتا اور اس کی تعمیرِ نو میں حصہ لیتا تو شاید اس کا وقار اور بڑھ جاتا۔ اور دوستی کی راہیں مزید وسیع ہو جاتیں۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ اور عراقی حکمران ایک اور سازش کا شکار ہو گئے۔

ہم اس مقام پر ان تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے یہ پوچھنے کی جسارت کر رہے ہیں کہ ان کے وہ جلسے جلوس، بیانات و مطالبات کیا ہوئے ؟ دو لاکھ سے پانچ لاکھ بھرتی شدہ رضاکار کس مقام پر موجود ہیں ؟ اور کب عراق پہنچ کر باغیوں کے خلاف جہاد میں حصہ لے رہے ہیں ؟ سعودی عرب، مصر، اور پاک ان کو فریق قرار دینے اور اس کی تباہی و بربادی کا ذمہ دار قرار دینے والے (اپنے موقف میں صحیح ہیں یا غلط اس وقت اس سے بحث نہیں) اور جنگ میں ایران کی سیاست کو دادِ تحسین پیش کرنے والے اب کس چوک میں کھڑے رہے۔ کیا اب بھی ان کا ردعمل یہی ہوگا ؟

آخر میں ہم پھر سے تمام اسلامی ممالک سے باادب استدعا کریں گے کہ عراق کے ساتھ اپنے تمام سابقہ اختلافات کو تھوڑی دیر کے لیے بھول جائیے۔ یہ وقت آپس میں ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنے کا نہیں۔ بہت ہو چکا۔ اب اس کی تعمیر میں حصہ لیجیے۔ اس کے ٹکڑے ہونے سے بچایئے۔ T.V. میں دکھائے جانے والے مناظر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عراق نہیں بلکہ لبنان کا کوئی علاقہ ہے۔ وہی بھوک، ماؤں کی پکار، بچوں کا شور، سڑکوں پر لاشوں کے انبار، گلی گلی بندوق اور ٹینک آواز ـــ اور ایک دوسرے کا گریبان ـــ لبنان ابھی تک سنبھل نہ پایا ـــ عراق کو سنبھلتے کتنا وقت لگے گا ـــ غور کریں ـــ جو کچھ نہ ہونا چاہیئے تھا وہ سب کچھ ہوا ـــ اور جو ہونا چاہیئے تھا وہ کچھ بھی نہ ہوا ـــ پھر بھی ابھی بہت کچھ ہے ـــ سنبھلنے کی ضرورت ہے ـــ سمجھنے کی ضرورت ہے ـــ یہی موقع ہے ـــ اسے غنیمت جانئے ـــ ایک بار پھر سے مل کر بیٹھنے کی فضا پیدا کر دیجیے ـــ غیروں سے رشتہ توڑیئے ـــ اب خدا سے رشتہ جوڑیئے ـــ دوست دشمن میں تمیز کیجیے ـــ انشاء اللہ نصرت خداوندی شاملِ حال ہوگی۔ آپ بڑھیئے ـــ رحمت خداوندی آپ کا دامن تھامنے کے لیے سامنے کھڑی ہے۔